GUMAN
ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154

Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

Proper Utilization of Natural Agricultural Resources in the Light of SEERT UL NABI

قدرتی زرعی وسائل کا صحیح استعمال: سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

Zamara Iqbal
Dr Hafiz Mohsin Zia Qazi
Research Scholar, Institute of Islamic Studies and Shariah, My University Islamabad. zumaraiqbal44@gmail.com
Associate Professor Director Institute of Islamic Studies and Shariah, My University Islamabad. hod.islamicstudies@myu.edu.pk

Abstract:
All contemporary Muslim policies regarding natural resources are temporary, the benefits of which they believe only we can see in our lifetime. In this hadith, it is encouraged that a person should not be so selfish that he thinks only of himself, but he should act with far-reaching consequences in front of him.Finding the means of agricultural development and benefiting from them is among the priorities of the duties that Muslims will have to perform until the end of human history on earth in order to conquer the universe according to the order of Allah Almighty. Agriculture in Islam has achieved this status because the religion of Islam encourages its followers to adopt better strategies in terms of food security. Islamic law encourages proper use of natural agricultural resources. In Islamic laws, the proper use of natural agricultural resources has been encouraged. Among all the wisdoms, the most important wisdom is that the Muslims themselves should also benefit, and the rest of the world should also learn about the better use of these natural resources, their importance.

Keywords: Agricultural resources, water resources, Islamic Shariat, feudal land, Shamilat land

زمین پر قدرت زرعی وسائل اللہ تعالیٰ کی ان عظیم نعمتوں میں سے ہیں جو انسانوں کے بغیر ان کی محنت اور کوشش کے عطا کی گئی ہیں۔ اسلامی نقطہ نظر سے ان تمام قدرتی وسائل کی اہمیت مسلمہ ہے۔ان قدرتی وسائل میں پانی کے ساتھ ساتھ زمین کے وہ تمام قدرتی وسائل شامل ہیں جو قدرت کی طرف سے عطیہ کیے گئے ہیں۔قرآن اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں ان قدرتی وسائل کے مقاصد یہ ہیں کہ اسلام کی حقانیت، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، اسلام کی حقانیت واضح ہو اور اس کے ساتھ ساتھ ان وسائل کو درست استعمال کرنے والے ترقی کے منازل طے کریں۔اسلام میں زرعی وسائل کی اہمیت اور ان کے استعمال کی بہت زیادہ اہمیت بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ﴾[1]

اسی نے تمھیں زمین سے پیدا کیا اور تمھیں اس میں آباد کیا، سو اس سے بخشش مانگو پھر اسی کی طرف پلٹ آؤ۔

اس آیت کریمہ میں کسب کے اُصول بیان کیے گئے ہیں۔

عمومی طور پر احادیث مبارکہ میں اگرچہ زراعت، تجارت اور دستکاری کی اہمیت اور فضیلت بیان ہوئی ہے لیکن ان میں سب سے زیادہ زراعت کو اہمیت حاصل ہے اس لیے کہ یہ توکل کے بھی زیادہ قریب ہے اور اس میں مسلمانوں اور ان کے

جانوروں کے لیے بھی عمومی فوائد ہیں۔ اسی وجہ سے احادیث مبارکہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھیتی باڑی کرنے کی ترغیب دی ہے۔

انسان جس طرح بڑوں کے لگائے ہوئے درختوں سے فائدہ اٹھاتا ہے اسی طرح اسے بھی بعد والوں کے لیے درخت لگانے چاہئیں تاکہ وہ اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔ یہ زہد کے منافی نہیں ہے۔ اس لیے زندگی کے آخری لمحے تک دنیا و آخرت کی محنت جاری رکھنی چاہیے اور خیر کے کاموں کو یہ سمجھ کر چھوڑ نہیں دینا چاہیے کہ میں نے کون سا زندہ رہنا ہے۔

سابقہ تحقیقات

اسلامی نقطہ نظر سے ماحولیاتی نظام کی پائیدار ترقی: ایک تحقیقی مطالعہ: خان، اظہار، شاہد امین (مجلہ برجس، ۲۰۱۶)

آلودہ پانی کی مروجہ تحلیل و تطہیر کا سائنسی و شرعی جائزہ: (جنید اکبر، ثنا ضیا)، مجلہ علوم اسلامیہ و دینیہ، ۲۰۱۸)

قدرتی وسائل کے بارے میں عصر حاضر میں مسلمانوں کی تمام پالیسیاں وقتی ہوتی ہیں جن کے فوائد وہ سمجھتے ہیں صرف ہم اپنی زندگی میں دیکھ سکیں۔ اس حدیث میں یہ ترغیب دلائی گئی ہے کہ انسان کو اس قدر خود غرض نہیں ہونا چاہیے کہ وہ اپنی ذات تک سوچے بلکہ اسے دور رس نتائج کو سامنے رکھ کر کام کرنا چاہیے۔

زرعی ترقی کے ذرائع تلاش کرنا اور ان سے فائدہ حاصل کرنا ان فرائض کی ترجیحات میں شامل ہے جو مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق تسخیر کائنات کی غرض سے زمین پر انسانی تاریخ کے اختتام تک انجام دینے ہوں گے۔ اسلام میں زراعت کو یہ درجہ اس وجہ سے حاصل ہوا ہے کہ دین اسلام اپنے ماننے والوں کو خوراک کی حفاظت کے معاملے میں بہتر حکمت عملی کی ترغیب دیتا ہے۔ اسلامی قوانین میں قدرتی زرعی وسائل کے صحیح استعمال کی ترغیب دی گئی ہے اسی کے اندر تمام حکمتوں میں سے اہم حکمت یہ ہے کہ مسلمان خود بھی فائدہ حاصل کریں اور اس کے ساتھ باقی اقوام عالم کو ان قدرتی وسائل کے بہتر استعمال، ان کی اہمیت کی طرف راغب کریں۔ مقالہ میں قرآن کریم میں زرعی زمین اور اس کی اہمیت

قرآن کریم میں زمین کو غیر کارآمد کرنے/فساد پھیلانے والوں کے لیے وعید، احادیث مبارکہ میں زرعی زمین کی اہمیت، زمین کے ناقابل کاشت علاقوں اور حصوں کو قابل کاشت بنانے کی فضیلت و اہمیت، جاگیردارنہ زمین اور الحِمی شاملات (لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے مختص کی گئی زمین کا حکم)، پانی کے وسائل کی حفاظت۔ اس مقالہ میں ان اہم موضوعات کو زیر بحث لایا جائے گا۔

خلاصہ بحث

اسلامی شریعت نے زرعی وسائل، زمین اور پانی کی نوعیت کا خیال رکھا ہے۔ اور ان کے صحیح استعمال پر زور دیا ہے، کیونکہ اس سے اسلامی معاشرے کو خاص طور پر بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ قدرتی وسائل کو شریعت اسلامیہ کے اصولوں کے مطابق استعمال کرنا فرد اور معاشرے کے لیے غذائی تحفظ کے حصول کا باعث بنتا ہے۔

کلیدی الفاظ: زرعی وسائل، آبی وسائل، شریعت اسلامیہ، جاگیردارنہ زمین، شاملات زمین

زرعی زمین

زمین کو قابل کاشت بنانے اور پھر اس سے فوائد حاصل کرنے کے لیے تمام زرعی وسائل میں سے سب سے اہم ایسی زمین ہے جو کاشت کے لیے قابل ہے یا جس کو کاشت اور زراعت وغیرہ کے لیے قابل کاشت بنایا جاسکتا ہے۔ قرآن کریم میں بھی زرعی زمین کی اہمیت اور اس کو قابل کاشت بنانے اور اس سے فوائد حاصل کرنے کی طرف ترغیب دی گئی ہے۔

قرآن کریم میں زرعی زمین کا بیان

قرآن کریم میں کئی مقامات پر نہ صرف زمین کا ذکر کیا گیا ہے بلکہ انسان کے لیے اس زمین کو بحسب طاقت اور بحسب استطاعت مسخر کرنے کی بھی ترغیب دی گئی ہے۔ تاکہ ہر آنے والے دور میں انسان زمین کو اپنے وقت، زمانہ اور مسائل اور فوائد کے اعتبار سے استعمال کرلے۔ اور انسانوں کا زمین سے فائدہ حاصل کرنا عین قرآن کریم کے مطابق ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے:

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ [2]

اور اس وقت کو خیال میں لاؤ جب تیرے رب نے فرشتوں سے فرمایا۔ تحقیق میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں۔ فرشتوں نے عرض کیا کیا زمین میں (ایسوں) کو بنائے گا جو اس میں فساد کریں گے اور خون بہائیں گے اور ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔ تیری تعریف کے ساتھ اور تیری تنزیہہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے

اگر سیاق وسباق پر گہری نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں زمین میں انسان کو بطور خلیفہ بنانے کا ذکر اس بات کی تمہید کی طور پر فرمایا ہے اور اس آیت کے بعد بنی اسرائیل کو اپنے وقت میں تمام عالمین پر فضیلت عطا فرمائی اور اس عظیم نعمت کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ پھر بنی اسرائیل کا اللہ تعالیٰ سے کیے گئے عہد کی پاسداری نہ کرنے پر اس عظیم نعمت کے چھن جانے کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ [3]

اللہ تعالیٰ نے زمین کی ہر چیز کو بنی آدم کے لیے پیدا کیا اور انہیں اس کا اختیار دیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے کیے گئے عہد کو پورا کرتے ہوئے اپنی منفعت کے لیے ان زمینی ذرائع اور نعمتوں کو استعمال کریں۔ اس نے انہیں وہ علم دیا جس کے ساتھ وہ زمیں میں خلافت اور جانشینی کے مشن کو انجام دیں گے۔ اور زمین کو باقی منفعتوں کے لیے استعمال کریں گے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۖ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ [4]

وہی رب جس نے تمہارے لیے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا ہے۔ اور آسمان کی طرف سے پانی اتارا ہے۔ پھر اس پانی کے ذریعے پھلوں سے تمہارے لیے روزی نکالی ہے۔ پس نہ ٹھہراؤ اللہ تعالیٰ کیلئے شریک، اور تم جانتے ہو

اس آیت کریمہ میں فراشا سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو انسانوں کے لیے راحت کے لیے بنایا ہے۔ قیامت تک کے لیے جتنے بھی انسان پیدا ہوں گے وہ سب اسی زمین پر رہیں گے اور اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ یہ زمین فراش اس اعتبار سے بھی ہے کہ نہ ہی اتنی زیادہ نرم ہے کہ دلدل نما ہو اور نہ ہی اتنی زیادہ سخت ہے کہ اس کو کھودنا اور اس سے فائدہ حاصل کرنا مشکل ہو۔ اس طرح تمام انسانوں کی یہ زمین نہ صرف قرار گاہ ہے بلکہ زراعت اور دیگر فوائد کے لیے بھی ہر طرح سے فائدہ مند ہے۔

مردہ زمین کو آباد اور قابل کاشت بنانا

زرعی زمینوں کے بارے میں اسلام کا موقف مضبوط، مدلل اور واضح ہے۔ اس لیے کہ اسلام کا تقاضا ہے کہ بد عنوانی کی روک تھام ،انسانی زندگی کی تعمیر و ترقی مثبت انداز میں ہو۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں بھی زراعت کو تحفظ فراہم کیا، اس کی حوصلہ افزائی فرمائی اور زمین سے سرمایہ کاری کرنے اس سے نفع حاصل کرنے کی طرف رغبت دلائی ہے۔ بنجر اور بے کار زمین کو اُسی حالت میں چھوڑ دینے سے زرعی ترقی میں بھی خلل پڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا بھی ضیاع ہوتا ہے۔ اگر زراعت میں ترقی نہیں ہوتی اور زمین کو بہتر طریقے پر قابل کاشت اور قابل منفعت نہ بنانے کی کوشش کی گئی تو انسانی ترقی رک جائے گی اور معاشرے میں عدم توازن کی صورت حال پیدا ہوگی۔

نبی کریم ﷺ نے اجتماعی مفادات کو سامنے رکھتے ہوئے بنجر اور مردہ زمین کو قابل کاشت بنانے پر زور دیا اور اس سلسلے میں آپ ﷺ نے مسلم اور غیر مسلم دونوں طبقات کے لیے رہنما اصول متعین فرمائے۔

حدیث مبارکہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ أَعْمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ" 5

جس نے کوئی ایسی زمین آباد کی، جس پر کسی کا حق نہیں تھا تو اس زمین کا وہی حقدار ہے۔

اس سے اور اس جیسی اور بھی احادیث مبارکہ سے واضح ہوتا کہ کس طرح نبی کریم ﷺ نے مردہ اور بنجر زمینوں کی آباد کاری کے لیے اور مفاد عامہ کی منفعت بلا تفریق کے انتظام اور انصرام فرمایا۔

خراجی زمین اور حمی زمین

خراجی زمینوں کی مختلف صورتیں ہیں۔ مثلاً مسلمانوں نے کفار کی زمین فتح کر کے وہیں والوں کو احسان کے طور پر واپس دی یا دوسرے کافروں کو دے دی، یا وہ ملک صلح کے طور پر فتح کیا گیا، یا ذمی نے مسلمان سے عشری زمین خرید لی، یا خراجی زمین مسلمان نے خرید ی، یا ذمی نے بادشاہِ اسلام کے حکم سے بنجر کو آباد کیا، یا بنجر زمین ذمی کو دے دی گئی، یا اسے مسلمان نے آباد کیا، اور وہ خراجی زمین کے پاس تھی یا اسے خراجی پانی سے سیراب کیا، ان تمام صورتوں میں مذکورہ زمینوں پر خراج آئے گا، اور یہ زمینیں خراجی زمینیں کہلائے گی۔

حمی غیر آباد زمین کی اس جگہ کو کہتے ہیں جسے حاکم یا اس کا نائب مسلمانوں کے ان جانوروں کو چرانے کے لیے مختص کر دیتا ہے جن کی نگہداشت کرنا اس کی ذمہ داری ہوتی ہے جیسے صدقہ اور جزیہ میں وصول کیے گیے جانور اور مجاہدین کے مویشی وغیرہ جن میں مسلمانوں کا مفاد عامہ ہوتا ہے، اور لوگوں کو اس جگہ کے استعمال اور اس سے نفع اٹھانے سے روک دیتا ہے بشرطیکہ اس سے مسلمانوں کو کوئی پریشانی یا نقصان نہ پہنچے۔ اس طرح، ہمارے زمانے میں، اگر کوئی حاکم کچھ جگہوں کو محفوظ قرار دیتا ہے جن کی لوگوں کی حفاظت کے لیے ضرورت ہوتی ہے، یا بلندی پر واقع چند مقامات کو لوگوں کی حفاظت کے لیے (محفوظ قرار دیتا ہے)، تو وہ محفوظ جگہیں اور ممنوعہ علاقے قرار پائیں گے۔

کائنات ارضی میں انسانوں کے معاملات میں توازن برقرار رکھنے کے لیے سنت نبوی کو قانونی حیثیت عطا کی گئی۔ ایسی زمین جو مفاد عامہ کے لیے مختص کی گئی۔ شریعت اسلامیہ میں اس کے لیے باقاعدہ ایک قاعدہ کلیہ بنایا گیا تاکہ اس زمین سے حاصل ہونے والے فوائد ہر ایک کے لیے عدل و انصاف کے ساتھ ہوں۔ حدیث مبارکہ میں ہے:

قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا حِمَى إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ" 6

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چراگاہ اللہ اور اس کا رسول ہی محفوظ کر سکتا ہے

مویشیوں کو چرانے کے لیے وقف شدہ زمین کسی ایک کی ذاتی ملکیت نہیں ہو جاتی بلکہ باقی تمام لوگ بھی اس سے منفعت کے واسطے برابر کے شریک ہوتے ہیں۔ایسی زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ملکیت ہوتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا یہی معمول رہا ہے۔اس کے بعد خلفاء راشدین نے بھی مفاد عامہ کے لیے اس کو برقرار رکھا۔اس کے علاوہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سرف اور ربذہ کو بھی چراگاہ کے لیے مختص کر دیا تھا۔ بعد میں صحابہ کرام کے اَدوار میں ایسے ہی معمول رہا۔اس سے واضح ہوتا ہے کہ امام اور خلیفہ کو جو زمین بھی تحفے کے طور پر ملتی ہے جن میں کوئی وادی، ویران زمین، چراگاہ وغیرہ اس سے عوام بلا امتیاز فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔اور شریعت اسلامیہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی مفاد عامہ کے لیے وقف شدہ چراگاہ اور زمینوں کی حفاظت بھی فرمائی اور اسے عوام کے فائدہ کے لیے مخصوص کیا تھا۔[7]

اس سے عصر حاضر میں ان زمینوں کو جو شاملات یا وقف املاک ہیں ان کو بلا تفریق عوام کے فائدہ کے لیے مخصوص کرنا چاہیے اور اس کی اجازت مفاد عامہ کے طور پر دینی چاہیے تاکہ ایسی زمینوں سے ہر ایک فائدہ حاصل کر سکے۔

شریعت اسلامیہ میں زرعی زمینوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے اور اس کو قابل کاشت بنانے کے لیے اور اس سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے اور مسلمانوں کو قحط سے بچانے کے لیے زمینوں کو قابل کاشت بنانے پر زور دیا ہے۔ نافع بن عبداللہ روایت کرتے ہیں:

"أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى خَيْبَرَ الْيَهُودَ عَلَى أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا، وَلَهُمْ شَطْرُ مَا خَرَجَ مِنْهَا".[8]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین یہودیوں کو اس شرط پر سونپی تھی کہ اس میں محنت کریں اور جوتیں بوئیں اور اس کی پیداوار کا آدھا حصہ لیں۔

اس حدیث مبارکہ کا بغور جائزہ لیا جائے تو چراگاہ زمین کو کن شرائط پر کاشت بنایا جا سکتا ہے اور اس سے زیادہ سے زیادہ نفع بخش کس طرح بنایا جا سکتا ہے:

۱۔ چراگاہ بنجر زمین ہو اور اس میں عمارتیں اور پودے اور درخت نہ ہوں۔

۲۔ وقف شدہ زمین (چراگاہ وغیرہ) رقبے کے اعتبار سے بہت زیادہ بڑی نہ ہو کہ اس میں تنگی اور حرج کا اندیشہ ہو۔

۳۔ ایسی زمین کا مقصد جنگی حالات میں گھوڑوں اور حملہ آوروں اور پالتو اور وحشی جانوروں کو چرنے اور چرانے کا ہونا چاہیے۔ اگر یہ مقاصد حاصل نہیں ہو رہے تو جائز نہیں ہے کہ اس کو مفاد عامہ کے لیے مختص کیا جائے۔اور حاکم وقت کو بھی بقدر حاجت بھی حاکم وقت کو اس سے لینا جائز نہیں ہے۔[9]

پس ان درج بالا شرائط کے ساتھ ایک وقف شدہ زمین یا چراگاہ کو قابل کاشت بنانا یا پالتو جانوروں یا اور جنگلی جانوروں کے تحفظ اور ان کی بقاء کے لیے ایسی زمینوں کو مفاد عامہ کے لیے استعمال کرنا اور قابل منفعت بنانا جائز ہے اور شریعت اسلامیہ کے حکم اور مقاصد کے عین مطابق ہے۔

۲۔ پانی کو آلودگی سے بچانے کا حکم

پانی کی آلودگی کو روکنے کے لیے سنت نبوی نے بہت احتیاطی تدابیر کی طرف رہنمائی فرمائی ہے۔آپ ﷺ کا پانی کے لیے اتنے سخت حفاظتی اقدامات عظیم پیغمبرانہ رہنمائی اور ایک شاندار سائنسی معجزہ کی نشاندہی کرتے ہیں کیونکہ آپ ﷺ کے اقوال وافعال کے بارے میں ذات باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ. إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾[10]

اور نہیں بولتا وہ نفس کی خواہش سے. نہیں ہے مگر وحی جو اس کی طرف بھیجی جاتی ہے

آپ ﷺ نے پانی جو کہ قدرتی نعمت ہے اس کے بہترین استعمال اور تحفظ کے لیے اپنے اقوال مبارکہ کی روشنی میں درج ذیل اقدامات فرمائے ہیں۔

۱۔ دائیں ہاتھ سے استعمال کرنے کا حکم

نبی کریم ﷺ نے پانی کو آلودہ ہونے سے بچانے کا حکم فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کا پانی اور کھانے کے لیے دائیں ہاتھ کا استعمال کا حکم اور گندگی اور نجاست کے لیے بائیں ہاتھ کو استعمال کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کا یہ حکم اور دونوں ہاتھوں کے الگ الگ استعمال اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ غذا اور پانی جو کہ قدرتی ذریعہ ہے اس کا استعمال اور حفاظت پر کتنی اہم توجہ دی گئی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

كَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللهِ - صلى الله عليه وسلم - الْيُمْنَى لِطُهُورِهِ وَطَعَامِهِ، وَكَانَتْ الْيُسْرَى لِخَلَائِهِ، وَمَا كَانَ مِنْ أَذًى[11]

رسول اللہ ﷺ کا دایاں ہاتھ وضو اور کھانا کھانے کے لیے اور بایاں ہاتھ قضائے حاجت اور ان چیزوں کے لیے ہوتا تھا جن میں گندگی ہوتی ہے

۲۔ پانی کو ڈھانپنا

برتن کو ڈھانپنا شرف اور عظمت والے اہم کاموں میں شمار ہوتا ہے جس کا حکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو دیا۔ کھانے پینے کے لیے برتنوں کو ڈھانپنا اور برتنوں کو باندھنا پانی کو ہر قسم کی آلودگی سے بچانے میں معاون ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

"غَطُّوا الْإِنَاءَ، وَأَوْكُوا السِّقَاءَ، وَأَغْلِقُوا الْبَابَ، وَأَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً، وَلَا يَفْتَحُ بَابًا، وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْرُضَ عَلَى إِنَائِهِ عُودًا، وَيَذْكُرَ اسْمَ اللهِ، فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ"[12]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: برتنوں کو ڈھانک دو، مشکوں کا منہ بند کر دو، دروازہ بند کر دو، اور چراغ بجھا دو، کیونکہ شیطان مشکیزے کا منہ نہیں کھولتا، وہ دروازہ (بھی) نہیں کھولتا، کسی برتن کو بھی نہیں کھولتا ہے۔ اگر تم میں سے کسی کو اسکے سوا اور چیز نہ ملے کہ وہ اپنے برتن پر چوڑائی کے بل لکڑی ہی رکھ دے، یا اس پر اللہ کا نام (بسم اللہ) پڑھ دے تو (یہی) کر لے کیونکہ چوہیا گھر والوں کے اوپر (یعنی جب وہ اس کی چھت تلے سوئے ہوتے ہیں) ان کا گھر جلا دیتی ہے۔

اس حدیث مبارکہ میں بار بار لکڑی کے ساتھ پانی یا برتن کو ڈھانپنے پر بہت زور دیا گیا ہے۔ تاکہ کوئی کیڑا اس میں نہ گرے اور زہریلے مادوں کی وجہ سے پانی خراب نہ ہو۔ ورنہ اس سے مشروب زہریلا ہو بھی نہ ہو اور فضا میں معلق مٹی کے ذرات بھی اس میں نہ گریں۔ اس حدیث مبارکہ میں انتہائی احتیاط کی ترغیب دی گئی ہے کہ برتن میں ناگوار بدبو پیدا نہ ہو اور پانی جذب ہو جائے، اس لیے یہ شرط رکھی گئی کہ برتن پر چھڑی لگائی جائے۔ پس یہ تمام تنبیہات کا اور اسباب کا خیال رکھنا اور کیڑوں کو روکنے اور ان سے بچنے کے لیے تمام کوششیں کرنا ضروری ہے۔ برتن کو ڈھانپنا پانی کو آلودگی سے بچانے کی ایک وجہ ہے۔ اس کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیتے ہوئے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا ہے۔ حدیث مبارکہ کے مطابق برتن میں سانس لینے اور ایک سے زیادہ پینے کے دوران اس میں پھونکنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

۳۔ رُکے ہوئے پانی میں گندگی پھیلانے کی ممانعت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو ایسے پانی میں بھی گندگی پھیلانے سے منع فرمایا ہے جو رکا ہوا اور ٹھہرا ہوا ہو۔ جسے مختلف اسباب سے ایک جگہ سٹاک کیا گیا ہو۔ اس کے اندر بھی گندگی نہ پھیلانے کی وجہ یہ ہے کہ تاکہ پانی کا ذائقہ اور اثر زائل نہ ہو اور اسی طرح جس شخص نے اس پانی کو پینے، وضو اور غسل وغیرہ کے استعمال کے لیے، زراعت کے لیے استعمال کرنے، مال مویشی کو پلانے کے لیے اکٹھا کیا ہوا ہے اس کو تکلیف نہ ہو اور ساتھ ہی زراعت اور جانوروں کی منفعت کو بھی پیش نظر رکھا گیا ہے۔

۴۔ پانی کو گندہ کرنے کی ممانعت

اسلامی قوانین میں قدرتی استعمال کو گندہ کرنے یا ان کو ناقابل استعمال بنانے کی کوشش کرنے کو انتہائی مذموم حرکت قرار دیا گیا اور حدیث مبارکہ میں اس پر سختی سے حکم وارد کیا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی میں بول و براز کرنے اور اس میں گندگی پھیلانے سے سختی سے منع فرمایا ہے اور حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر لعنت بھی فرمائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایسے عمل اور فعل پر لعنت کرنا گویا اس عمل اور فعل کو گناہ کبیرہ کے زمرے میں رکھا گیا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَالظِّلِّ [13]

قاضی عیاض اس حدیث مبارکہ کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ پانی ہیں جو نہری ہوں یا راستے میں قدرتی وسائل پر مشتمل ہوں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ شریعت اسلامیہ کے بہت احسن انداز سے قدرتی وسائل کے تحفظ کا نہ صرف انتظام فرمایا ہے بلکہ انسانوں کو بھی ان وسائل کو منفعت کے لیے استعمال کرنے اور ان کو ضائع نہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

خلاصہ

اسلامی قانون میں قدرتی زرعی وسائل کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ خصوصی طور پر زمین اور پانی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ ان ذرائع سے استفادہ کرنا ملت اسلامیہ کے لیے بہت مفید ہے۔ ان ذرائع کو خاص طور پر ان افراد کے لیے استعمال کرنا جو زمین پر ان ذرائع کی کمی کا شکار ہیں تو معاشرے کے وہ طبقات جو ان ذرائع سے فائدہ حاصل نہیں کر سکتے ان کی غذائی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کے لیے ان وسائل کو استعمال میں لانا اور کی بقا کی انتظام کرنا شریعت اسلامیہ کی روشنی میں ضروری ہے اور عصر حاضر کا تقاضا بھی ہے۔

تجاویز و سفارشات

اس مقالے کا مقصود عوام کی توجہ اس جانب مبذول کرانا تھا کہ آبادی کے بڑھتے ہوئے مسائل کے پیش نظر قدرتی ماحول کی قدر کریں اور خاص کر قدرتی زرعی وسائل جو کہ خاص طور پر پانی اور زمینی وسائل پر مشتمل ہیں ان کی قدر کریں اور ان کی ضائع ہونے سے بچائیں۔ ان قدرتی زرعی وسائل کے بہتر استعمال کرنے اور ان کے تحفظ کے لیے ضروری ہے کہ معاشرے کے ہر طبقے کے افراد کو اسلام کا یہ آفاقی پیغام پہنچایا جائے جس میں یہ واضح طور پر موجود ہے کہ قدرتی وسائل کو کس طرح استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ اور کس طرح بہتر انداز میں آنے والے نسل تک ان وسائل کو پہنچایا جا سکتا ہے۔

Bibliography

1. *Qutab Shaheed, Fi Zilaa ul Quran, Lahore: Jamiāt Publication.*

2. Ismaeel Bin Umar,Tafseer Ibn e Kaseer, Mīrath publication.

3. Sulman bin Ashash, Sunan Abi Dawad, Lahore: Jamāl Hasan Market School.

4. Muhammad Bin Islameel, Saheed Bokhari: Dar Ul Ishaat Karachi.

5. Dr. Mubārak 'Alī, Karachi: History and Today's World.

6. Abul Abbas Saaavi, Hasiha Saavi Al Jamia Sagheer: Riaz, Beraut, Labunan.

7. Ibn e Boataal, Shara Sahee Bokhari, Lahore: Tayyab Publishers.

---

[1] - هود:۱۱:۶۱

[2] - سورة البقره:۳۰/۲

[3] - قطب شہید، فی ظلال القرآن،۴۵/۲

[4] - سورة البقره:۲۲/۲

[5] - محمد بن اسماعیل بخاری، الجامع الصحیح، كِتَاب الْمُزَارَعَةِ، بَابُ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَوَاتًا،رقم الحدیث ۲۳۱۵

[6] - محمد بن اسماعیل بخاری، الجامع الصحیح، كِتَاب الشُّرْبِ والْمُسَاقَاةِ، بَابُ لاَ حِمَى إِلاَّ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رقم الحدیث ۲۳۷۰

[7] - ابن بطال، شرح صحیح بخاری، باب لا حمی الا الله ولرسوله ﷺ، ۵۰۵/۶

[8] - محمد بن اسماعیل بخاری، الجامع الصحیح، كِتَاب الْمُزَارَعَةِ، بَابُ الْمُزَارَعَةِ مَعَ الْيَهُودِ، رقم الحدیث ۲۳۳۱

[9] - ابو العباس صاوی،حاشیہ الصاوی علی الشرح الصغیر، ۲۲۱/٦، وهبہ الزحیلی، فقہ المیسر ، ٦۹۰/۱

[10] - سورة النجم، ۳-۴/۵۳

[11] - سلیمان بن اشعٹ، سنن ابی داؤد، - کتاب الطهارة, باب کراهیۃ مس الذکر بالیمنی، ۳۳/۱

[12] - مسلم بن حجاج،صحیح مسلم، کتاب األشربة, باب األمر بتغطية اإلناء وایکاء السقاء, رقم الحدیث،-5294 ,

[13] - سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة ،باب المواضع التي نهی النبي صلى هللا عليه وسلم عن البول فيها ، رقم الحديث ۱۱/۱، قال األلباني حديث حسن